سوال

(213) رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں بعد رکوع کے ہاتھ باندھنا صحیح ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں مسئلہ سمجھنے کی غرض سے چند ایک عبارات پیش خدمت ہیں کچھ وقت نکال کر وضاحت فرمادیں شکراً جزیلاً جزاک اللہ خیراً۔

« عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اﷲِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ » النسائی جلد 1 ص 105 کتاب افتتاح باب وضع الیمین علی شمال فی الصلوۃ)

اور نیز مسلم شریف ص ۱۹۰ کی روایت میں آپ ﷺ سے طویل دعا مروی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک روایت میں کہتے ہیں : ثُمَّ قَامَ طَوِيْلاً قَرِيْبًا مِنَ الرُّكُوْعِ الحدیث (صحیح ابوعوانہ ص 136 ج 2) (رکوع کے بعد رکوع کے قریب لمبا قیام فرمایا تو ہاتھ باندھنے ضروری ہوئے) اور حنفی عالم علامہ ابوبکر کاسانی اپنی کتاب بدایع الصنائع ص ۵۲ ج ۱ میں لکھتے ہیں ''وَكَذٰلِكَ مَرْوِيٌّ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ مُحَمَّدٍ اَنَّهُمَا يَضَعُهُمَا كَمَا يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى يَسَارِهِ فِي الصَّلٰوةِ'' اور علامہ عبدالحی لکھنوی اس مسئلہ سے متعلق طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں کہ ''... لاَ مُضَايَقَةَ فِيْ اِخْتِيَارِهِ بَعْدَ ظُهُوْرِ مُوَافَقَتِهِ '' (شرح الوقایہ ج 1 ص 159) ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد رکوع قیام کی صورت میں ہاتھ باندھ لینے چاہئیں اور رسول اللہ ﷺ سے قولاً، فعلاً، تقریراً بھی ثابت ہے جبکہ رفع الیدین نماز میں صرف فعلاً اور تقریراً ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کے لیے دلیل پیش فرمائی ہے :

« عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اﷲِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ » النسائی-کتاب الافتتاح ج 1 ص 105)

''وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑتے تھے'' انتہی۔

آپ کی دلیل کے سلسلہ میں گذارش ہے کہ جو لفظ آپ نے ذکر فرمائے وہ واقعی قیام قبل الرکوع اور قیام بعد الرکوع دونوں کو شامل ہیں مگر یہ عموم مراد نہیں بلکہ اس سے صرف خاص قیام قبل الرکوع مراد ہے اس کی دلیل یہی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے جس کے لفظ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۳ اور مسند احمد ج ۴ ص ۳۱۸، ۳۱۷ میں یوں ہیں

«''عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّه رَأَى النَّبِىَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا''»

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو دیکھا جب نماز میں داخل ہوئے رفع الیدین کیا اللہ اکبر کہا ہمام (حدیث کا راوی ہے) نےاپنے کانوں کے برابر کر کے دکھایا پھر آپ نےاپنے کپڑے کو لپیٹا پھراپنے دائیں ہاتھ کواپنے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا کپڑے سےاپنے دونوں ہاتھوں کو نکالا پھر رفع الیدین کیا'' الحدیث ۔

اہل علم جانتے ہیں کہ لفظ ''ثم'' اورفاء دونوں ترتیب کےلیے آتے ہیں تو آپ «ثم وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ» الخ کے الفاظ پر غور فرمائیں توبخوبی سمجھ جائیں گے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تکبیر تحریمہ اور رکوع کے درمیان ہاتھ باندھنے کو دیکھا اور بیان فرمایا ہے تو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے یہ الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ ان کی حدیث کے الفاظ «رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللہ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا قَبَضَ» الخ اور الفاظ «رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللہ ﷺ وَاضِعًا يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ» نیز الفاظ «وَرَأَيْتُه مُمْسِكًا يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ» سے مراد قیام قبل الرکوع ہے ۔

پھر صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۴۲ میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے الفاظ ہیں :

«قَالَ : أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ، فَقُلْتُ : لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلاَةِ رَسُوْلِ اللہ ﷺ ، فَرَأَيْتُ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ كَبَّرَ ، فَرَفَعَ يَعْنِيْ يَدَيْهِ فَرَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ بِحِذَائِ أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَه بِيَمِيْنِهِ ، ثُمَّ قَرَأَ'' ۔ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ»

یہ الفاظ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ہاتھ باندھنے کو دیکھا اور بیان فرمایا چنانچہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے ان الفاظ پر باب منعقد فرمایا ہے «بَابُ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلاَةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ» توامام صاحب موصوف ان الفاظ کے ساتھ باب منعقد فرما کر اشارہ کر رہے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے الفاظ جہاں کہیں عام وارد ہوئے ہیں مثلاً

''إِذَا كَانَ قَائِمًا'' اور ''فِي الصَّلاَةِ'' ان سے مراد قیام فی الصلوٰۃ قبل القراءۃ ہی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص185

محدث فتویٰ